صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 29

منگل 19 جولائی 2016ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 19 جولائی 2016ء 14 شوال 1437 ہجری 19 وفا 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 162

پیاروں سے توقعات

میں اپنے پیاروں کی نسبت
ہر گز نہ کروں گا پسند کبھی
وہ چھوٹے درجہ پہ راضی ہوں
اور ان کی نگاہ رہے نیچی
وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر
شیروں کی طرح غراتے ہوں
ادنیٰ سا قصور اگر دیکھیں
تو منہ میں کف بھر لاتے ہوں

(حضرت مصلح موعود)

جماعتی عہدیداروں کے اوصاف اور ذمہ داریوں کی یاددہانی۔ مومن اپنی امانتوں اور عہدوں کی نگرانی کرنے والے ہیں

عہدیداروں کو امانتوں کی ادائیگی کے لئے سچائی اور تقویٰ میں نمونہ قائم کرنا ہوگا

اگر شعبہ تربیت فعال ہو جائے تو دیگر شعبوں کے کام بھی آسان ہو جائیں گے، تربیت گھر سے شروع کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 15 جولائی 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 جولائی 2016ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ میں پہلے بھی ایک خطبہ جمعہ میں بتا چکا ہوں کہ یہ جماعتی عہدیداران کے انتخابات کا سال ہے۔ انتخابات ہو چکے ہیں اور نئے عہدیداروں نے اپنا کام سنبھال لیا ہے۔ خدا تعالیٰ منتخب ہونے والے عہدیداروں کو تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ بھرپور خدمت کی توفیق عطا فرمائے، امانتوں کا حق ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ جماعتی خدمت کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔ ہم میں سے ہر ایک نے ایک عہد کیا ہے اور یہ عہد اللہ تعالیٰ سے کیا ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ جو امانتیں تمہارے سپرد کی ہیں وہ تمہارے عہد ہیں۔ اور یقیناً عہدوں کے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا۔ امانتوں کے حق کی ادائیگی کے لئے سچائی اور تقویٰ میں افراد جماعت کے لئے نمونہ قائم کرنا ہوگا۔ پس امراء جماعت اور صدران اپنی عاملہ اور افراد جماعت کے سامنے اپنے نمونے قائم کریں پھر سیکرٹریان تربیت بھی اپنے نمونے قائم کریں۔ اگر شعبہ تربیت فعال ہو جائے تو باقی شعبوں کے کام بھی آسان ہو جائیں گے۔ تربیت کا کام پہلے اپنے گھر سے شروع کریں۔ امراء، صدران اور سیکرٹری تربیت کو دیکھنا چاہئے کہ جو بھی وہ پروگرام بنائیں، کیا وہ خود بھی اس پر عمل کر رہے ہیں کہ نہیں۔ اگر نہیں تو تقویٰ نہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ سب سے بڑا مقصد انسان کا خدا تعالیٰ کی عبادت ہے، نماز باجماعت کی ادائیگی کی پوری کوشش کریں۔ اگر ہماری بیوت الذکر آباد ہوں گی تو افراد جماعت کی تربیت کرنے والے بھی ہوں گے۔ انسان کی گفتگو سچے دل اور عملی طاقت سے نہ ہو تو اثر پذیر نہیں ہو سکتی۔ پس ہمارے قول و فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے۔ ہمارے سب عہدیداران میں نماز باجماعت کی ادائیگی کا احساس ہونا چاہئے۔ حضور انور نے عہدیداروں کے اوصاف اور ان کے فرائض اور ذمہ داریوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ کوئی عہدیدار بھی افسر بنانے کی نیت سے متعین نہیں کیا جاتا۔ قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔ ان میں عاجزی و انکساری ہونی چاہئے، ان میں برداشت ہو، ایثار کا جذبہ ان کے اندر ہونا چاہئے۔ دوسروں کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھ کر اسے دور کیا جائے، یہی بڑا پن ہے۔ فرمایا کہ تکبر خدا تعالیٰ سے دور کرتا اور جماعت کیلئے نقصان کا باعث بن جاتا ہے۔ قواعد اجازت دیتے ہیں کہ امیر جماعت عاملہ کی رائے کو رد کر دے لیکن کوشش کرنی چاہئے کہ سب کو ساتھ لے کر چلیں۔ یہ حق صرف انتہائی صورت میں اور جماعت کے وسیع تر مفاد کو سامنے رکھتے ہوئے کیا جائے۔ قواعد و ضوابط کے مطابق عمل کریں گے تو جو بے چینی پیدا ہو جاتی ہے وہ نہیں ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر عہدیدار کی ایک خصوصیت حسن سلوک بھی ہے۔ عہدیداروں کو اپنے ماتحتوں کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے ان سے حسن سلوک کرنا چاہئے اور انہیں پیار سے کام سکھانا چاہئے۔ فرمایا کہ جماعت کے کاموں کو تو اللہ تعالیٰ چلاتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے زمانے میں ایک شخص کا زعم تھا کہ اس کی وجہ سے جماعت کا مالی کام چل رہا ہے۔ حضور کو جب معلوم ہوا تو اس کو ہٹا کر ایک ایسے شخص کو لگا دیا جو کہ اس کام کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے اتنی زیادہ برکت دی جو پہلے نہ تھی۔ اس لئے کسی کو زعم نہیں ہونا چاہئے کہ علم اور تجربہ کی وجہ سے جماعت کا کام چل رہا ہے۔ خدا تعالیٰ خود فرشتوں کے ذریعہ مدد فرماتا ہے۔ فرمایا کہ عہدیدار میں ایک وصف یہ ہونا چاہئے کہ وہ بشاشت کے ساتھ خدمت کرے اور خوش اخلاق ہو۔ جب بھی اپنے ماتحتوں اور ساتھ کام کرنے والوں یا دوسرے لوگوں سے بات چیت کریں تو اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ہونا چاہئے۔ فرمایا کہ بعض انتظامی معاملات میں سختی کی بھی ضرورت پڑ جاتی ہے لیکن یہ انتہائی قدم ہے۔ سختی بھی اصلاح کے لئے ہو۔ انہیں احساس دلایا جائے کہ عہدیدار ہمدرد ہیں۔ ہر عہدیدار کو اپنی حدود کا بھی علم ہونا چاہئے اور ہر عہدیدار کو قواعد و ضوابط پڑھنے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر یہ بات بھی ہوتی ہے کہ ہر شعبہ کے لئے بجٹ صحیح مختص نہیں کیا جاتا۔ ہر شعبہ کا صحیح طور پر بجٹ پیش ہونا چاہئے۔ اور کام کا جائزہ ہر عاملہ میٹنگ میں لیا جائے اور اگر اس میں تبدیلی کی ضرورت ہو تو اس پر دوبارہ غور کر لیا جائے۔ پھر امراء، صدران اور سیکرٹریان کا یہ بہت اہم کام ہے کہ جو ہدایات یا سرکلر مرکز کی طرف سے آتے ہیں ان پر فوری توجہ سے عملدرآمد کروایا جائے۔ پھر فرمایا کہ ہر موصی کی اپنی ذمہ داری ہے کہ اپنے چندہ کا حساب رکھے۔ مرکزی دفتر کا یہ کام ہے کہ ہر موصی کا حساب مکمل رکھے اور جب ضرورت ہو تو موصی کو اس کے چندہ کی یاددہانی بھی کروائے۔ فرمایا کہ مربی انچارج اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ مربیان کی باقاعدہ میٹنگز ہوں۔ جہاں سیکرٹریان دعوت الی اللہ کے حوالے سے فعال نہیں ہیں، انہیں مربیان توجہ دلائیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو اگلے تین سال تک عہدیداروں کو کام کرنے کا موقع دیا ہے اس کو فضل الٰہی سمجھیں اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ خدمت کریں۔ حضور انور نے آخر پر محترمہ صاحبزادی طاہرہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب، نواسی حضرت مسیح موعود کی وفات پر مرحومہ کا ذکر خیر کیا اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

40 نفلی روزوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 7۔اکتوبر 2011ء کو دعاؤں اور عبادات کے ساتھ ساتھ نفلی روزہ رکھنے کی تحریک فرمائی تھی۔ حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ 12 فروری 2016ء کے خطبہ جمعہ میں چالیس نفلی روزوں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔

’’چند سال ہوئے مَیں نے بھی کہا تھا کہ جماعت کو روزے رکھنے چاہئیں اور جماعت میں ابھی تک بعض ایسے ہیں جو اس پر قائم ہیں اور روزے رکھتے ہیں۔ کم از کم اب ہمیں چاہئے کہ چالیس روزے ہفتہ وار ہی رکھیں۔ یعنی چالیس ہفتوں تک خاص طور پر روزے رکھیں، دعائیں کریں، نفل ادا کریں اور صدقات دیں۔ کیونکہ بعض جگہ جماعت کے جو حالات ہیں ان میں بہت زیادہ سختی اور شدت آتی جا رہی ہے۔ جب ہم اللہ تعالیٰ کے حضور چلّائیں گے تو جس طرح بچے کے رونے سے ماں کی چھاتیوں میں دودھ اتر آتا ہے، آسمان سے ہمارے رب کی نصرت...... نازل ہوگی اور وہ روکیں اور مشکلیں جو ہمارے راستے میں ہیں وہ دُور ہو جائیں گی۔‘‘

(روزنامہ الفضل 22 مارچ 2016ء)

دعا کی خصوصی درخواست

ماہنامہ انصار اللہ اور روزنامہ الفضل کے پرنٹر مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد صاحب وڑائچ 30 مارچ 2015ء سے ماہنامہ انصار اللہ کے حوالہ سے ایک جھوٹے مقدمہ میں گرفتار ہیں۔ اسی طرح شکور بھائی بھی ایک مقدمہ میں سزا بھگت رہے ہیں۔ احباب کرام سے تمام اسیران راہ مولا اور مقدمات میں ملوث تمام افراد کی باعزت رہائی کیلئے درخواست دعا ہے۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

روزوں کی فرضیت کی اس لئے اہمیت نہیں ہے کہ دین سے پہلے مذاہب میں بھی روزے مقرر کئے گئے تھے بلکہ اہمیت اس بات کی ہے کہ تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو، تاکہ تم برائیوں سے بچ جاؤ

روزے کا اصل مقصد تو یہ ہے کہ تم تقویٰ میں ترقی کرو۔ایک مہینہ تربیت کا مہیا کیا گیا ہے،اس میں اپنے تقویٰ کے معیار بڑھاؤ۔یہ تقویٰ تمہارے نیکیوں کے معیار بھی بلند کرے گا۔یہ تمہیں مستقل نیکیوں پر قائم بھی کرے گا اور اللہ تعالیٰ کا قرب بھی دلائے گا اور اسی طرح گزشتہ گناہ بھی معاف ہوں گے

احمدی خوش قسمت ہیں کہ انہیں زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق ملی جنہوں نے ہمیں دین حق کی تعلیم کی ہر باریکی سے آگاہ فرمایا ہے۔تقویٰ کیا ہے؟ اور تقویٰ کا حصول کن کن چیزوں سے ہوتا ہے؟ اور اپنی جماعت کے افراد سے اس بارے میں حضرت مسیح موعود کیا توقع رکھتے ہیں؟ ان باتوں کو جاننے اور سمجھنے کے لئے مَیں نے آج حضرت مسیح موعود کے بعض حوالے لئے ہیں جو اس وقت مَیں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔یہ وہ رہنما باتیں ہیں جو ہمیں ایمان میں بڑھاتے ہوئے تقویٰ پر قائم کرتی ہیں اور جس تربیت کے مہینے سے ہم تقویٰ کے حصول کے لئے گزر رہے ہیں ان کے لئے لائحہ عمل بھی مقرر کرتی ہیں

حضرت اقدس مسیح موعود کی تقویٰ کے موضوع پر مختلف تحریرات وارشادات کا تذکرہ اور ان کے حوالہ سے احباب کو اہم نصائح

مکرمہ طاہرہ حمید صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحمید صاحب مرحوم کاونٹری (یوکے) کی نماز جنازہ حاضر اور مکرم حمید احمد صاحب ابن مکرم شریف احمد صاحب ضلع اٹک کی شہادت پر ان کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10 جون 2016ء بمطابق 10۔احسان 1395 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 184 تلاوت کی اور فرمایا: اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی بات کی طرف توجہ دلائی ہے جو ہماری دنیا و عاقبت سنوارنے والی ہے اور وہ بات ہے فرمایا لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۔پس روزوں کی فرضیت کی اس لئے اہمیت نہیں ہے کہ (دین) سے پہلے مذاہب میں بھی روزے مقرر کئے گئے تھے بلکہ اہمیت اس بات کی ہے کہ تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو، تاکہ تم برائیوں سے بچ جاؤ۔

روزہ کیا ہے؟ یہ ایک مہینہ خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے آپ کو ان جائز باتوں سے بھی روکنا ہے جن کی عام حالات میں اجازت ہے۔پس جب اس مہینہ میں انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر جائز باتوں سے رُکنے کی کوشش کرتا ہے تو پھر یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ایک انسان ناجائز باتوں اور برائیوں کو کرے۔اگر کوئی اس روح کو سامنے رکھتے ہوئے روزے نہیں رکھتا کہ میں نے یہ دن اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتے ہوئے گزارنے ہیں اور ہر اس بات سے بچنا ہے جس سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور ہر اس بات کو کرنا ہے جس کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔اگر یہ روح مدنظر نہیں، ہر وقت ہمارے سامنے نہیں اور اس کے مطابق عمل کی کوشش نہیں تو یہ روزے بے فائدہ ہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کو تمہیں صرف بھوکا رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

(بخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور حدیث 1903)

روزے کا اصل مقصد تو یہ ہے کہ تم تقویٰ میں ترقی کرو۔ایک مہینہ تربیت کا مہیا کیا گیا ہے،اس میں اپنے تقویٰ کے معیار بڑھاؤ۔یہ تقویٰ تمہارے نیکیوں کے معیار بھی بلند کرے گا۔یہ تمہیں مستقل نیکیوں پر قائم بھی کرے گا اور اللہ تعالیٰ کا قرب بھی دلائے گا اور اسی طرح گزشتہ گناہ بھی معاف ہوں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان کی حالت میں رکھے اور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے رکھے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(بخاری کتاب الصوم باب من صام رمضان ایماناً واحتساباً و نیة حدیث 1901)

پس جب گزشتہ گناہ معاف ہو جائیں اور پھر تقویٰ کو اختیار کر کے انسان اس پر قائم ہو جائے تو ایسا انسان یقیناً رمضان میں سے گزرنے کے مقصد میں کامیاب ہو گیا بلکہ اس نے اپنی زندگی کا مقصد پا لیا۔

تقویٰ کے فوائد جو ہمیں قرآن کریم میں ملتے ہیں اس میں ایک فائدہ اللہ تعالیٰ نے خود یہ بیان فرمایا ہے کہ (-) (المائدۃ:101) پس اے عقلمندو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم فلاح پاؤ، بامراد ہو جاؤ۔پس کون ہے جو کامیابی حاصل نہیں کرنا چاہتا۔دنیا کی کامیابیاں تو یہیں رہ جانی ہیں۔اصل کامیابی تو وہ ہے جو اس دنیا کی بھی کامیابی ہے اور اگلے جہان کی بھی کامیابی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تمہارے میں عقل ہے تو سن لو کہ وہ کامیابی تقویٰ پر قائم ہونے سے ہی ملے گی۔آج ...... احمدی خوش قسمت ہیں کہ انہیں زمانے کے امام ......کو ماننے کی توفیق ملی جنہوں نے ہمیں (دین) کی تعلیم کی ہر باریکی سے آگاہ فرمایا ہے۔

تقویٰ کیا ہے؟ اور تقویٰ کا حصول کن کن چیزوں سے ہوتا ہے؟ اور اپنی جماعت کے افراد سے اس بارے میں حضرت مسیح موعود کیا توقع رکھتے ہیں؟ ان باتوں کو جاننے اور سمجھنے کے لئے میں نے آج حضرت مسیح موعود کے بعض حوالے لئے ہیں جو اس وقت میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔یہ وہ رہنما باتیں ہیں جو ہمیں ایمان میں بڑھاتے ہوئے تقویٰ پر قائم کرتی ہیں اور جس تربیت کے مہینے سے ہم تقویٰ کے حصول کے لئے گزر رہے ہیں ان کے لئے لائحہ عمل بھی مقرر کرتی ہیں۔حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

”تقویٰ کوئی چھوٹی چیز نہیں۔اس کے ذریعہ سے ان تمام شیطانوں کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے جو انسان کی ہر ایک اندرونی طاقت وقوت پر غلبہ پائے ہوئے ہیں۔یہ تمام قوتیں نفس امّارہ کی حالت میں انسان کے اندر شیطان ہیں۔“ (یعنی بدی کی رغبت دلانے والی جو طاقتیں ہیں یا بدی کی طرف جانے

کے لئے اور نیکیوں سے روکنے کے لئے جو خیالات انسان کے اندر آتے ہیں یہ انسان کے اندر کا شیطان ہے۔) فرمایا کہ ’’اگر اصلاح نہ پائیں گی تو‘‘ (ان طاقتوں کو جو تمہارے اندر نفس امارہ کی صورت میں ہیں جو شیطان کی شکل میں ہیں اگر ان کی اصلاح نہیں کرو گے یا یہ قوتیں اصلاح نہیں پاتیں تو پھر کیا نتیجہ ہوگا کہ) ’’انسان کو غلام کر لیں گی۔‘‘ فرمایا کہ ’’علم و عقل ہی برے طور پر استعمال ہو کر شیطان ہو جاتے ہیں۔‘‘ (علم ہے، بڑی اچھی چیز ہے۔ انسان کی عقل ہے، انسان عقلمند ہو تو بڑے بڑے کام کرتا ہے۔ لیکن اگر یہ علم اور انسان کی عقل جس پر انسان فخر کرنے لگ جائے، ان کو غلط کاموں کے لئے استعمال کرنے لگ جائے یا ان کو نیکیوں کے مقابلے پر کھڑا کر دے تو یہ شیطان ہو جاتی ہیں۔) فرمایا کہ متقی کا کام ان کی اور ایسا ہی اور دیگر کل قویٰ کی تعدیل کرنا ہے۔‘‘

متقی کون ہے؟ اس کا ایسے موقع پر کیا کام ہے۔ یہ چیزیں جو ہیں، علم ہے، عقل ہے یا دوسری چیزیں جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو دی ہوئی ہیں، قویٰ دیئے ہوئے ہیں ان کو صحیح موقع پر استعمال کرنا، یہ متقی کا اصل کام ہے۔ ورنہ اگر صحیح موقع پر استعمال نہیں ہو رہیں تو یہی چیزیں انسان کو نقصان پہنچا دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دُور لے جاتی ہیں، شیطان کے قریب کر دیتی ہیں۔

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’تقویٰ کا مضمون باریک ہے۔ اس کو حاصل کرو۔ خدا کی عظمت دل میں بٹھاؤ۔ جس کے اعمال میں کچھ بھی ریاکاری ہو خدا اس کے عمل کو واپس اُلٹا کر اس کے منہ پر مارتا ہے‘‘۔ (کسی بھی عمل میں دکھاوا نہ ہو۔ ریاکاری نہ ہو، بناوٹ نہ ہو اگر یہ ہے تو وہ عمل اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں، چاہے وہ عبادت ہے، چاہے وہ قرآن کریم کی تلاوت ہے، چاہے وہ روزہ رکھنا ہے یا کوئی اور نیکی کا کام ہے۔) فرمایا ’’متقی ہونا مشکل ہے۔ مثلاً اگر کوئی تجھے کہے کہ تو نے قلم چرایا ہے تو تُو کیوں غصہ کرتا ہے‘‘۔ (کوئی اگر تمہیں کہے کہ میرا قلم یہاں پڑا ہوا تھا تم نے اس کو چرایا ہے، اٹھا لیا ہے تو تم اس وقت غصہ میں آ جاتے ہو۔ کیوں؟) ’’تیرا پرہیز تو محض خدا کے لئے ہے۔‘‘ (اگر نیکی ہے، اگر تقویٰ ہے تو پھر اس غصہ سے بچنا خدا کے لئے ہونا چاہئے۔ ذرا سی بات پر اپنی اَنا کو سامنے نہ لے آؤ بلکہ اپنے عمل کو خدا کی رضا کے مطابق ڈھالو۔) فرمایا کہ ’’یہ طیش اس واسطے ہوا کہ رُو بحق نہ تھا۔‘‘ (یہ غصہ کیوں آیا؟ اس لئے کہ تمہارا اصل مقصد خدا کی رضا نہیں تھی بلکہ تم اپنی اَنا کی طرف چل رہے تھے۔) ’’جب تک واقعی طور پر انسان پر بہت سی موتیں نہ آ جائیں وہ متقی نہیں بنتا۔‘‘ فرمایا کہ ’’معجزات اور الہامات بھی تقویٰ کی فرع ہیں۔ اصل تقویٰ ہے۔‘‘ (کوئی کہہ دے مجھے الہامات ہوتے ہیں یا معجزے دکھاتا ہوں۔ تو یہ تقویٰ کی وجہ سے ایک ضمنی چیزیں ہیں۔ اصل چیز تقویٰ ہے۔) ’’اس واسطے تم الہامات اور رؤیا کے پیچھے نہ پڑو بلکہ حصول تقویٰ کے پیچھے لگو۔ جو متقی ہے اسی کے الہامات بھی صحیح ہیں اور اگر تقویٰ نہیں تو الہامات بھی قابل اعتبار نہیں۔ اُن میں شیطان کا حصّہ ہو سکتا ہے۔ کسی کے تقویٰ کو اس کے ملہَم ہونے سے نہ پہچانو‘‘ (یہ نہ سمجھو کہ وہ بڑا متقی ہے۔ اس کو بڑی خوابیں آتی ہیں۔ بڑا نیک ہے۔ الہامات ہوتے ہیں۔ کشف ہوتے ہیں۔ نہیں، بلکہ اس کے الہاموں کو اس کی حالت تقویٰ سے جانچو۔ اگر اس کو جانچنا ہے کہ وہ الہامات یا خوابیں صحیح ہیں تو یہ دیکھو کہ اس میں تقویٰ بھی ہے کہ نہیں۔ بعض چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں مثلاً یہ مثال دی کہ کسی نے کہا کہ تم نے میری فلاں چیز اٹھا لی تو اس کو غصہ آ گیا۔ یہ طیش میں آنا، غصہ میں آنا اپنے حق کی خاطر دوسروں کو نقصان پہنچانا یہ چیزیں تقویٰ نہیں ہیں اور اگر یہ چیزیں نہیں ہیں اور پھر لاکھ کوئی کہتا رہے مَیں بڑی سچی خوابیں دیکھتا ہوں مجھے بڑے کشف ہوتے ہیں تو وہ سب غلط ہیں۔) فرمایا کہ ’’ملہم ہونے سے نہ پہچانو بلکہ اس کے الہاموں کو اس کی حالت تقویٰ سے جانچو اور اندازہ کرو۔ سب طرف سے آنکھیں بند کر کے پہلے تقویٰ کے منازل کو طے کرو۔ انبیاءؑ کے نمونہ کو قائم رکھو۔ جتنے نبی آئے سب کا مدّعا یہی تھا کہ تقویٰ کا راہ سکھلائیں۔ اِنْ اَوْلِیَــــآءُ...... (الانفال:35) مگر قرآن شریف نے تقویٰ کی باریک راہوں کو سکھلایا ہے۔......‘‘ فرمایا ’’چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّین تھے۔ صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے آنحضرتؐ پر کمالات نبوت ختم ہوئے۔ کمالات نبوت ختم ہونے کے ساتھ ہی ختم نبوت ہوا۔ جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہے اور معجزات دیکھنا چاہے اور خوارق عادت دیکھنا منظور ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنی زندگی بھی خارق عادت بنا لے۔‘‘

پس یہ انقلاب ہمیں لانے کی ضرورت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والے ہیں،...... تو آپ کا اُسوۂ حسنہ ہمارے لئے ہے اور اس کے لئے یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھے اور حقیقی تقویٰ پیدا ہو۔

پھر اس بات کی طرف بھی وضاحت فرماتے ہوئے کہ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے فرمایا کہ ’’تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ ہر چیز کی جڑ ہے۔ تقویٰ کے معنی ہیں ہر ایک باریک در باریک رگِ گناہ سے بچنا۔ تقویٰ اس کو کہتے ہیں کہ جس امر میں بدی کا شبہ بھی ہو اس سے بھی کنارہ کرے۔‘‘ (یہ نہیں کہ ظاہری بدی ظاہر ہو رہی ہے بلکہ اگر کوئی شک بھی ہے کہ اس میں کوئی بدی ہو سکتی ہے تو اس سے بچو۔) فرمایا ’’دل کی مثال ایک بڑی نہر کی سی ہے جس میں سے اور چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں جن کو سُوا کہتے ہیں یا راجباہ کہتے ہیں۔‘‘ (پنجاب میں، ہندوستان میں، پاکستان میں چھوٹی نہریں جو ہیں ان کو ان کی مقامی زبان میں سُوآ یا راجباہ کہتے ہیں۔ فرمایا کہ ’’دل کی نہر میں سے بھی چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں۔ مثلاً زبان وغیرہ۔‘‘ (زبان ہے، ہاتھ ہے یا جو دوسرے سارے کام ہیں جن کا دل کے اوپر اثر ہوتا ہے) فرمایا کہ ’’دل کی نہر میں سے بھی چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں مثلاً زبان وغیرہ۔ اگر چھوٹی نہر یا سوئے کا پانی خراب اور گندہ اور میلا ہو تو قیاس کیا جاتا ہے کہ بڑی نہر کا پانی خراب ہے۔ پس اگر کسی کو دیکھو کہ اُس کی زبان یا دست و پا وغیرہ میں سے کوئی عضو ناپاک ہے تو سمجھو کہ اس کا دل بھی ایسا ہی ہے۔‘‘ اگر کسی کی زبان گندی ہے، روزے رکھنے کے باوجود لڑائی جھگڑوں اور گالم گلوچ سے باز نہیں آتا یا اس کے ہاتھوں سے غلط کام ہو رہے ہیں تو سمجھ لو کہ اس کا دل بھی صاف نہیں ہے اور یہ تقویٰ سے دُور ہے۔

پھر اس طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کرنی چاہئے، آپ فرماتے ہیں کہ: ’’اہل تقویٰ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔‘‘ (بلاوجہ کا غصہ جو ہے اس کا مقابلہ کرنا ہے۔ غصہ اگر صحیح موقع اور محل کے حساب سے ہو تو جائز ہے لیکن ناجائز غصہ، چھوٹی چھوٹی باتوں پر غصہ اور لڑائی جھگڑے ان سے بچو۔) فرمایا کہ ’’بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔‘‘ (سب سے بڑا مشکل کام جو ہے وہ غضب سے بچنا، غصہ سے بچنا، اپنے جذبات کو کنٹرول کرنا ہے۔) فرمایا ’’عُجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے‘‘ (یعنی تکبر اور غرور جو ہیں وہ غصہ میں سے پیدا ہوتے ہیں) ’’اور ایسا ہی کبھی خود غضب عُجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے۔‘‘ (اور غصہ بھی اس لئے آتا ہے کہ انسان میں تکبر پایا جاتا ہے۔ غرور ہے۔ اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے۔ عاجزی نہیں ہے، مسکینی نہیں ہے اس لئے غصہ کی حالت پیدا ہوتی ہے اور یہ غصہ ہی ہے آجکل دنیا میں ہر جگہ گھروں سے لے کے بڑی سطح تک ہر جگہ اس نے فساد پیدا کیا ہوا ہے) فرمایا کہ ’’کیونکہ غضب اس وقت ہوگا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں۔ یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے۔ جس کے اندر حقارت ہے، ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جاوے۔‘‘ (اگر کسی کو حقیر سمجھتے ہو، چھوٹا سمجھتے ہو، کم تر سمجھتے ہو، کسی قسم کا استہزاء کرتے ہو، کسی کو کم نظر سے دیکھتے ہو تو یہ چیزیں حقارت کے زُمرہ میں آتی ہیں اور یہ حقارت کا بیج جب دل میں قائم ہو جائے تو وہ بڑھتی ہے اور پھر نتیجہ کیا نکلتا ہے کہ انسان کو ہلاک کر دیتی ہے۔ فرمایا اس سے بچو) فرمایا کہ ’’بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے، اس کی دلجوئی کرے، اس کی بات کی عزت کرے۔ کوئی چِڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (-) (الحجرات:12)‘‘ فرمایا کہ ’’تم ایک دوسرے کا چِڑ کے نام نہ لو۔ یہ فعل فُسّاق و فُجّار کا ہے۔‘‘ (یعنی اس طرح چِڑ کے نام لینا یہ فعل کس کا ہے، کون لوگ یہ کام کرتے ہیں؟ جو دین سے دُور ہٹے ہوئے ہیں، جو صحیح راہ سے ہٹے ہوئے ہیں۔ فاجر کون ہے صحیح راہ سے ہٹنے والا۔ جھوٹا، گنہگار، بداخلاق، اطاعت سے باہر نکلا ہوا۔ ایسے لوگ جو ہیں یہ فاجر کہلاتے ہیں) فرمایا ’’یہ فعل فساق و فجار کا ہے۔ جو شخص کسی کو چِڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہوگا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے کل پانی پیتے ہو تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں

زیادہ پانی پینا ہے۔ مکرم و معظم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہوسکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔''

پھر اس بات کو فرماتے ہوئے کہ متقی کون ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ:

''خدا کے کلام سے پایا جاتا ہے کہ متقی وہ ہوتے ہیں جو حلیمی اور مسکینی سے چلتے ہیں۔ وہ مغرورانہ گفتگو نہیں کرتے۔ ان کی گفتگو ایسی ہوتی ہے جیسے چھوٹا بڑے سے گفتگو کرے۔'' (متقی کون ہے؟ وہ جو ہر ایک سے اس طرح گفتگو کرتے ہیں جس طرح چھوٹا شخص، بچہ بڑے سے بات کرتا ہے یا غریب، امیر سے بات کرتا ہے۔ اس طرح گفتگو کرتے ہیں۔ باوجود امیر ہونے کے، باوجود بڑے ہونے کے ان میں یہ صفت پائی جاتی ہے کہ وہ انتہائی عاجزی سے بات کرتے ہیں) فرمایا کہ ''ہم کو ہر حال میں وہ کرنا چاہئے جس سے ہماری فلاح ہو۔ اللہ تعالیٰ کسی کا اجارہ دار نہیں۔ وہ خاص تقویٰ کو چاہتا ہے۔ جو تقویٰ کرے گا وہ مقام اعلیٰ کو پہنچے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت ابراہیم علیہ السلام میں سے کسی نے وراثت سے تو عزت نہیں پائی۔'' ...... یہ تو فضل الٰہی تھا ان صدقوں کے باعث جو اُن کی فطرت میں تھے۔ یہی فضل کے محرک تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جو ابوالانبیاء تھے انہوں نے اپنے صدق و تقویٰ سے ہی بیٹے کو قربان کرنے میں دریغ نہ کیا۔ خود آگ میں ڈالے گئے۔ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی صدق و وفا دیکھئے۔ آپؐ نے ہر ایک قسم کی بدتحریک کا مقابلہ کیا۔ طرح طرح کے مصائب اور تکالیف اٹھائے لیکن پروانہ کی۔ یہی صدق و وفا تھا جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔'' پس یہ اُسوۂ حسنہ ہے جو ہمارے لئے بھی ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ کس طرح سچی فراست اور سچی دانش حاصل کی جائے؟ فرمایا کہ ''سچی فراست اور سچی (عقل یا) دانش اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کئے بغیر حاصل ہی نہیں ہوسکتی۔ اسی واسطے تو کہا گیا ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ نور الٰہی سے دیکھتا ہے۔ صحیح فراست اور حقیقی دانش ...... کبھی نصیب نہیں ہوسکتی جب تک تقویٰ میسر نہ ہو۔'' فرمایا ''اگر تم کامیاب ہونا چاہتے ہو تو عقل سے کام لو۔ فکر کرو۔ سوچو۔ تدبر اور فکر کے لئے قرآن کریم میں بار بار تاکیدیں موجود ہیں۔'' (اب ایک طرف اگر کوئی شخص اپنے علم اور عقل کو غلط رنگ میں استعمال کرتا ہے تو اس کی ہلاکت کا باعث بن جاتا ہے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عقل سے بھی کام لو۔ علم سے بھی کام لو اور سوچو اور تدبر بھی کرو اور آپ اسی بارے میں تاکید فرما رہے ہیں کہ قرآن کریم نے بار بار تاکیدیں فرمائی ہیں جو اس میں موجود ہیں) فرمایا کہ ''کتاب مکنون اور قرآن کریم میں فکر کرو۔'' قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، اس کی پوشیدہ باتوں کو جاننے کی کوشش کرو، ترجمہ پڑھو، تفسیر پڑھو۔ رمضان کے دنوں میں قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی ہے اس کے ساتھ ساتھ درس بھی ہیں اس کی طرف توجہ دو،) فرمایا ''اور پارسا طبع ہو جاؤ۔ جب تمہارے دل پاک ہو جائیں گے اور ادھر عقل سلیم سے کام لو گے اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے پھر ان دونوں کے جوڑ سے وہ حالت پیدا ہو جائے گی کہ...... (آل عمران:192)'' فرمایا ''تمہارے دل سے نکلے گا۔ اُس وقت سمجھ میں آ جائے گا کہ یہ مخلوق عبث نہیں بلکہ صانع حقیقی کی حقانیت اور اثبات پر دلالت کرتی ہے تا کہ طرح طرح کے علوم و فنون جو دین کو مدد دیتے ہیں ظاہر ہوں۔''

ایک طرف علم اور عقل آجکل کے جدید لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے دُور لے جا رہی ہے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس عقل اور علم سے کام لو گے تو اللہ تعالیٰ کے وجود کا پتا لگے گا۔ اللہ تعالیٰ کی صناعی کا پتا لگے گا۔ آجکل لوگ کہتے ہیں کہ خدا نہیں۔ خدا اس لئے نظر نہیں آتا کہ ان کے دین کی آنکھ اندھی ہے۔ اپنی عقل اور علم کو صرف دنیاوی معیار پر پرکھتے ہیں۔ صرف دنیا کی طرف توجہ ہے اور دین سے اس لئے ہٹ گئے ہیں کہ ان کے دین فرسودہ اور پرانے ہو چکے ہیں۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی نہیں رہی۔ اس لئے اس بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے، عقل بھی نہیں کر سکتے۔ ہمارے دین میں تو ہمارے لئے قرآن کریم ہی کتاب ہے اور وہ ہمیشہ کے لئے علم و معرفت سے پُر کتاب ہے۔ قرآن کریم پر غور اور تدبر پھر تقویٰ میں بڑھاتا ہے اللہ تعالیٰ کی صنّاعی کی طرف توجہ دلاتا ہے اور تقویٰ میں جب انسان بڑھتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کو دیکھتا ہے۔ یعنی تقویٰ خدا تعالیٰ کو دکھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وجود پھر غور کرنے والے کو، تقویٰ میں ترقی کرنے والے کو پہاڑوں کی بلندی میں بھی نظر آتا ہے اور گہری گھاٹیوں میں بھی نظر آتا ہے۔ دریاؤں میں بھی اللہ تعالیٰ کا وجود نظر آتا ہے اور سمندروں میں بھی نظر آتا ہے۔ چاند اور ستاروں میں بھی نظر آتا ہے۔ کائنات کے مختلف سیّاروں میں نظر آتا ہے۔ ایک حقیقی مومن صرف خشک عقل اور منطق پر نہیں چلتا بلکہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کر کے اللہ تعالیٰ سے نور حاصل کرتا ہے۔ پس روزوں میں اس نور کی بھی ہمیں تلاش کرنی چاہئے کہ رمضان کا مقصد مادی چیزوں میں کمی کر کے، ظاہری غذا کو کم کر کے روحانی چیزوں کی تلاش ہے اور اس میں بھی ہمیں بڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کے لئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ہر انسان تزکیۂ نفس کی کوشش کرے۔ اپنے نفس کو پاک کرنے کی کوشش کرے اور اپنے قویٰ اور طاقتوں کو پاکیزہ کرنے کی کوشش کرے۔ اگر اپنے قویٰ اور طاقتوں کا صحیح استعمال کرنا ہے تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ان کی تطہیر کرو۔ ان کو پاک صاف کرو اور یہی وہ تقویٰ ہے جو اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔

پھر اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ اگر جماعت میں شامل ہوئے ہو، (دین) کی خدمت کرنا چاہتے ہو تو پھر پہلے خود تقویٰ اور طہارت اختیار کرو۔ (دین) کی خدمت صرف باتوں سے نہیں ہوگی بلکہ ہمیں تقویٰ و طہارت اختیار کرنی پڑے گی۔ یہ جو مضمون چل رہا ہے اس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: ''اب مَیں پھر اپنے پہلے مقصد کی طرف رجوع کرتا ہوں یعنی ...... (آل عمران:201) جس طرح دشمن کے مقابلہ پر سرحد پر گھوڑا ہونا ضروری ہے تا کہ دشمن حد سے نہ نکلنے پاوے۔ اسی طرح تم بھی تیار رہو۔'' (صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سرحدوں پر گھوڑے کھڑے کئے جاتے ہیں۔ دشمن سے بچاؤ کے لئے فوج کھڑی کی جاتی ہے تا کہ دشمن ہماری سرحدوں میں داخل نہ ہو۔ فرمایا اسی طرح تم بھی فوجیوں کی طرح تیار رہو۔) ''ایسا نہ ہو کہ دشمن سرحد سے گزر کر (دین) کو صدمہ پہنچائے۔'' فرمایا کہ ''مَیں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ اگر تم (دین) کی حمایت اور خدمت کرنا چاہتے ہو تو پہلے خود تقویٰ اور طہارت اختیار کرو جس سے خود تم خدا تعالیٰ کی پناہ کے حصن حصین میں آ سکو'' (اللہ تعالیٰ کی پناہ کے مضبوط قلعہ میں آ سکو) ''اور پھر تم کو اس خدمت کا شرف اور استحقاق حاصل ہو۔'' (جب اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ جاؤ گے تو پھر اس خدمت کا جو (دین) کی حفاظت کی خدمت ہے اس کا تمہیں موقع بھی ملے گا اور تمہارا حق بھی قائم ہو جائے گا کیونکہ تم نے اپنی اصلاح کی۔ تقویٰ پہ قائم ہوئے۔) فرمایا ''تم دیکھتے ہو کہ (-) کی بیرونی طاقت کیسی کمزور ہوگئی ہے۔ قومیں ان کو نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ اگر تمہاری اندرونی اور قلبی طاقت بھی کمزور اور پست ہوگئی تو بس پھر تو خاتمہ ہی سمجھو۔ تم اپنے نفسوں کو ایسے پاک کرو کہ قدسی قوت ان میں سرایت کرے اور وہ سرحد کے گھوڑوں کی طرح مضبوط اور محافظ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ متقیوں اور راستبازوں ہی کے شامل حال ہوا کرتا ہے۔ اپنے اخلاق اور اطوار ایسے نہ بناؤ جن سے (دین) کو داغ لگ جاوے۔......

پھر تقویٰ کے اجزاء کے بارے میں مزید وضاحت فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا: ''تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں۔'' (عُجب ہے۔ یعنی رعونت تکبر وغیرہ ہے۔ خود پسندی ہے۔ اپنی تعریفیں آپ کرنا۔ اپنی پروجیکشن کرنا۔ مال حرام ہے۔ فرمایا تقویٰ جو ہے اس میں) ''عجب، خود پسندی، مال حرام سے پرہیز اور بداخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے۔'' (غرور اور تکبر خود پسندی مال حرام کھانے سے بچنا اور بداخلاقی سے بچنا یہ سب تقویٰ ہے۔) ''جو شخص اچھے اخلاق ظاہر کرتا ہے اس کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے...... (المومنون:97)۔ اب خیال کرو کہ یہ ہدایت کیا تعلیم دیتی ہے؟ اس ہدایت میں اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ اگر مخالف گالی بھی دے تو اس کا جواب گالی سے نہ دیا جائے بلکہ اس پر صبر کیا جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مخالف تمہاری فضیلت کا قائل ہو کر خود ہی نادم اور شرمندہ ہوگا اور یہ سزا اس سزا سے بہت بڑھ کر ہوگی جو انتقامی طور پر تم اس کو دے سکتے ہو۔'' فرمایا ''یوں تو ایک ذرا سا آدمی اقدام قتل تک نوبت پہنچا سکتا ہے لیکن انسانیت کا تقاضا اور تقویٰ کا منشاء یہ نہیں ہے۔ خوش اخلاقی ایک ایسا جوہر ہے کہ موذی سے انسان پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے کہ

لُطف کُن لُطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

کہ مہربانی سے پیش آؤ کہ بیگانے بھی تمہارے حلقۂ احباب میں اس سے شامل ہو جاتے ہیں۔ پھر اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ انسان کو نیک بختی اور تقویٰ کی طرف توجہ کرنی چاہئے آپ فرماتے ہیں کہ ''اصل بات جو قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ انسان کو نیک بختی اور تقویٰ کی طرف توجہ کرنی

چاہیئے اور سعادت کی راہیں اختیار کرنی چاہئیں تب ہی کچھ بنتا ہے۔(-) خدا تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ خود وہ اپنی حالت کو تبدیل نہ کرے۔ خواہ مخواہ کے ظنّ فاسد کرنے اور بات کو انتہا تک پہنچانا بالکل بیہودہ امر ہے۔ سب سے ضروری بات یہ ہے کہ لوگوں کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں، نمازیں پڑھیں، زکوٰۃ دیں، اتلافِ حقوق اور بدکاریوں سے باز آئیں۔'' (دوسروں کے حق مارنے سے اور غلط کام کرنے سے، گندے کام کرنے سے، بدکاریاں کرنے سے باز آئیں) فرمایا کہ ''یہ امر بخوبی ثابت ہے کہ بعض وقت جب صرف ایک شخص ہی بدی کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ سارے گھر اور سارے شہر کی ہلاکت کا موجب ہو جاتی ہے۔ پس بدیوں کو چھوڑ دو کہ وہ ہلاکت کا موجب ہیں۔...... اگر تمہارا ہمسایہ بدگمانی کرتا ہے تو اس کی بدگمانی رفع کرنے کی کوشش کرو اور اسے سمجھاؤ۔ انسان کہاں تک غفلت کرتا جائے گا۔'' فرمایا کہ ''حدیث شریف میں آیا ہے کہ مصیبت کے وارد ہونے سے پہلے جو دعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے کیونکہ خوف وخطر میں مبتلا ہونے کے وقت تو ہر شخص دعا اور رجوع الی اللہ کر سکتا ہے۔'' فرمایا کہ ''سعادت مندی یہی ہے کہ امن کے وقت دعا کی جائے۔'' پس اس طرف ہمیں توجہ دینی چاہیئے۔

پھر آپ بیان فرماتے ہیں کہ ''اصل بات یہ ہے کہ تقویٰ کا رعب دوسروں پر بھی پڑتا ہے اور خدا تعالیٰ متقیوں کو ضائع نہیں کرتا۔'' فرمایا کہ ''میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ حضرت سید عبدالقادر صاحب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جو بڑے اکابر میں سے ہوئے ہیں۔ ان کا نفس بڑا مطہر تھا۔ ایک بار انہوں نے اپنی والدہ سے کہا کہ میرا دل دنیا سے برداشتہ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ کوئی پیشوا تلاش کروں جو مجھے سکینت اور اطمینان کی راہیں دکھلائے۔ والدہ نے جب دیکھا کہ یہ اب ہمارے کام کا نہیں رہا تو ان کی بات کو مان لیا اور کہا کہ اچھا میں تجھے رخصت کرتی ہوں۔ یہ کہہ کر اندر گئی اور اسّی مہریں جو اس نے جمع کی ہوئی تھیں، اٹھا لائی اور کہا کہ ان مہروں سے حصہ شرعی کے موافق چالیس مہریں تیری ہیں اور چالیس تیرے بڑے بھائی کی۔ اس لئے چالیس مہریں تجھے بحصہ رسدی دیتی ہوں۔ یہ کہہ کر وہ چالیس مہریں ان کی بغل کے نیچے پیراہن میں سی دیں'' (قمیض کے اندر جو لباس پہنا ہوا تھا اس کے نیچے سی دیں) ''اور کہا کہ امن کی جگہ پہنچ کر نکال لینا اور عندالضرورت اپنے صَرف میں لانا۔ سید عبدالقادر صاحبؒ نے اپنی والدہ سے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرماویں۔'' (سفر پہ جا رہا ہوں کوئی نصیحت فرما دیں۔) ''انہوں نے کہا کہ بیٹا جھوٹ کبھی نہ بولنا۔'' (یہ نصیحت ہے اور ہمیشہ یاد رکھنا) ''اس سے بڑی برکت ہوگی۔ اتنا سن کر آپ رخصت ہوئے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ جس جنگل میں سے ہو کر آپؒ گزرے اس میں چند رہزن قزّاق رہتے تھے جو مسافروں کو لُوٹ لیا کرتے تھے۔ دور سے سید عبدالقادر صاحبؒ پر بھی اُن کی نظر پڑی۔ قریب آئے تو انہوں نے ایک کمبل پوش فقیر سا دیکھا۔ ایک نے ہنسی سے دریافت کیا کہ تیرے پاس کچھ ہے؟ آپؒ ابھی اپنی والدہ سے تازہ نصیحت سن کر آئے تھے کہ جھوٹ نہ بولنا۔ فی الفور جواب دیا کہ ہاں چالیس مہریں میری بغل کے نیچے ہیں جو میری والدہ صاحبہ نے کیسہ کی طرح سی دی ہیں۔'' (جیب کی طرح اندر سی دی ہیں۔) ''اُس قزاق نے سمجھا کہ یہ ٹھٹھا کرتا ہے۔ دوسرے قزاق نے جب پوچھا تو اس کو بھی یہی جواب دیا۔ الغرض ہر ایک چور کو یہی جواب دیا۔ وہ ان کو اپنے امیر قزاقاں کے پاس لے گئے کہ بار بار یہی کہتا ہے۔'' (کہ میرے پاس اتنی مہریں ہیں) ''امیر نے کہا اچھا اس کا کپڑا دیکھو تو سہی۔ جب تلاشی لی گئی تو واقعی چالیس مہریں برآمد ہوئیں۔ وہ حیران ہوئے کہ یہ عجیب آدمی ہے۔ ہم نے ایسا آدمی کبھی نہیں دیکھا۔ امیر نے آپؒ سے دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے کہ تُو نے اس طرح پر اپنے مال کا پتہ بتا دیا؟ آپؒ نے فرمایا کہ میں خدا کے دین کی تلاش میں جاتا ہوں۔ روانگی پر والدہ صاحبہ نے نصیحت فرمائی تھی کہ جھوٹ کبھی نہ بولنا۔ یہ پہلا امتحان تھا۔ مَیں جھوٹ کیوں بولتا۔ یہ سن کر'' (امیر جو تھا ڈاکوؤں کا) ''امیر قزاقاں رو پڑا اور کہا کہ آہ! میں نے ایک بار بھی خدا تعالیٰ کا حکم نہ مانا۔ چوروں سے مخاطب ہو کر کہا کہ اس کلمہ اور اس شخص کی استقامت نے میرا تو کام تمام کر دیا ہے۔ میں اب تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتا اور توبہ کرتا ہوں۔ اس کے کہنے کے ساتھ ہی باقی چوروں نے بھی توبہ کر لی۔''

پس یہ بات ہمیں بھی اپنے جائزے لینے کی طرف توجہ دلاتی ہے۔...... اگر (دین) کی صحیح تعلیم پر ہم نے چلنا ہے تو مسیح موعود کو مانو۔ ہم نے اس لئے مانا ہے۔ اس کے بعد پھر کیا ہم نے اپنی برائیاں چھوڑ دی ہیں؟ جھوٹ ایک ایسی برائی ہے جو بظاہر معمولی لگتی ہے لیکن بہت بڑی ہے اور اگر اس واقعہ کے معیار پر پرکھیں تو اکثر شاید اس برائی میں مبتلا ہوں۔ پس بیعت اور تقویٰ کا یہ تقاضا ہے کہ ہم اس برائی سے بچیں اور یہاں باہر کے ممالک میں جو آ رہے ہیں ان میں بہت سارے ایسے ہیں جو آئے بھی اس لئے ہیں کہ دین کی وجہ سے باہر نکلے ہیں۔ اپنے ملک میں ان کو دین پر عمل کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ آزادی سے اپنے دین کے اظہار کی اجازت نہیں تھی۔ تو ہمیں خاص طور پر مغربی ممالک میں رہنے والوں کو بہت زیادہ احتیاط کرنی چاہیئے کہ ہمارا ہلکا سا بھی کوئی فعل ایسا نہ ہو جس سے یہ اظہار ہوتا ہو یا ہماری زبان سے کوئی ایسا لفظ نہ نکلے جس سے یہ اظہار ہوتا ہو کہ یہ جھوٹ ہے یا اپنی اس غلط بیانی کرنے کی وجہ سے ہم غلط قسم کے فائدے اٹھا رہے ہیں۔ پس تقویٰ کے معیار کو سامنے رکھتے ہوئے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

پھر اس طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ خدا تعالیٰ کے عطا کردہ قویٰ کو کس طرح انصاف سے استعمال کیا جائے اور ان کو استعمال کرنے سے ہی انسان کی نشو ونما ہوتی ہے آپ فرماتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ نے جس قدر قویٰ عطا فرمائے ہیں وہ ضائع کرنے کے لئے نہیں دیئے گئے۔ ان کی تعدیل اور جائز استعمال کرنا ہی ان کی نشو ونما ہے۔'' (ان کو انصاف سے استعمال کرنا اور جائز استعمال کرنا ہی ان کی نشو ونما ہے۔ ان کو بڑھانا ہے۔ ان سے فائدہ اٹھانا ہے۔ ان کو صحیح رکھنا ہے تو ان کا جائز استعمال ضروری ہے۔) فرمایا ''اسی لئے (دین) نے قوائے رجولیت یا آنکھ کے نکالنے کی تعلیم نہیں دی بلکہ ان کا جائز استعمال اور تزکیۂ نفس کرایا جیسے فرمایا...... (المؤمنون:2).'' فرمایا کہ ''متقی کی زندگی کا نقشہ کھینچ کر آخر میں بطور نتیجہ یہ کہا کہ...... (البقرۃ:6)۔ یعنی وہ لوگ جو تقویٰ پر قدم مارتے ہیں ایمان بالغیب لاتے ہیں۔ نماز ڈگمگاتی ہے پھر اُسے کھڑا کرتے ہیں۔ خدا کے دیئے ہوئے سے دیتے ہیں۔'' راتوں کو عبادتیں کر رہے ہیں۔ نماز میں اگر خیالات آتے ہیں تو دوبارہ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ پھیرتے ہیں۔ ان خیالات کو جھٹک دیتے ہیں۔ یا کبھی نمازوں کی طرف توجہ نہیں رہتی کہ نمازیں وقت پر پڑھنی ہیں تو پھر اپنی اصلاح کرتے ہیں اور نمازیں وقت پر ادا کرنے کی طرف توجہ کرتے ہیں تو ایسے لوگ ہی پھر فلاح پانے والے ہوتے ہیں اور خدا کے دیئے ہوئے سے دیتے ہیں۔ جو مال اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اس میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔) فرمایا ''باوجود خطراتِ نفس بلا سوچے گزشتہ اور موجودہ کتاب اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور آخر کار وہ یقین تک پہنچ جاتے ہیں۔'' (جب ایمان بالغیب ہوتا ہے تو پھر یقین بھی ہو جاتا ہے۔ ایسا ایمان ہو جاتا ہے جو یقین تک پہنچ جاتا ہے۔) فرمایا ''یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت کے سر پر ہیں۔ وہ ایک ایسی سڑک پر ہیں جو برابر آگے کو جا رہی ہے اور جس سے آدمی فلاح تک پہنچتا ہے۔ پس یہی لوگ فلاح یاب ہیں جو منزل مقصود تک پہنچ جائیں گے اور راہ کے خطرات سے نجات پا چکے ہیں۔ اس لئے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ نے ہم کو تقویٰ کی تعلیم دے کر ایک ایسی کتاب ہم کو عطا کی جس میں تقویٰ کے وصایا بھی دیئے۔'' (یعنی تقویٰ کے بارے میں ساری جو متعلقہ نصیحتیں تھیں وہ بھی دے دیں۔) ''سو ہماری جماعت یہ غمِ کُل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں''

پھر اللہ تعالیٰ کے خوف کے بارے میں آپ بتاتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ:

''اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول وفعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔'' (باتیں وہ کیا کر رہا ہے عمل کیا کر رہا ہے۔ آپس میں مطابقت ہے؟ ایک دوسرے سے ملتے ہیں یا مختلف ہیں؟) ''پھر جب دیکھے کہ اس کا قول وفعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ وہ موردِ غضبِ الٰہی ہوگا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا۔'' (اگر دل گندہ ہے۔ اپنا عمل اس کے مطابق نہیں ہے پھر چاہے جتنی مرضی ہم نیک باتیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس کی کوئی قیمت نہیں) ''بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہوگا۔'' (اللہ تعالیٰ سب کو اس سے بچائے) فرمایا ''پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں اسی لئے کہ تخم ریزی کی جاوے جس سے وہ پھلدار درخت ہو جاوے۔ پس ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے۔ اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ ایک جماعت جو دل سے

خالی ہے اور زبانی دعوے کرتی ہے وہ غنی ہے وہ پرواہ نہیں کرتا۔" فرمایا کہ "بدر کی فتح کی پیشگوئی ہو چکی تھی۔" (جنگ بدر میں) ہر طرح فتح کی امید تھی" (اب وہ پیشگوئی تھی اللہ تعالیٰ نے کہا تھا فتح دوں گا) "لیکن پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رو رو کر دعا مانگتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ جب ہر طرح فتح کا وعدہ ہے تو پھر ضرورتِ الحاح کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ذات غنی ہے۔ یعنی ممکن ہے کہ وعدۂ الٰہی میں کوئی مخفی شرائط ہوں۔"

پس یہ ہمارے لئے بھی بڑے خوف کا مقام ہے۔ بیشک حضرت مسیح موعود سے بھی اللہ تعالیٰ نے ترقی کے وعدے کئے ہیں، کامیابی کے وعدے کئے ہیں، غلبے کے وعدے کئے ہیں لیکن ہمیں اس کا حصہ بننے کے لئے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ "ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے۔ خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلۂ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی رُو بہ دنیا تھے ان تمام آفات سے نجات پاویں۔" (پرانی بیماریاں تھیں لیکن اب ایسے شخص سے منسوب ہو گئے ہیں جس کا ماموریت کا دعویٰ ہے۔ اب جب اس کی طرف منسوب ہو گئے تو اس لئے منسوب ہوئے تا کہ ان چیزوں سے اور مصیبتوں سے نجات پائیں۔) آپ فرماتے ہیں "آپ جانتے ہیں کہ اگر کوئی بیمار ہو جاوے خواہ اس کی بیماری چھوٹی ہو یا بڑی اگر اس بیماری کے لئے دوا نہ کی جاوے اور علاج کے لئے دکھ نہ اٹھایا جاوے بیمار اچھا نہیں ہو سکتا۔ ایک سیاہ داغ منہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کُل منہ کو کالا نہ کر دے۔ اسی طرح معصیت کا بھی ایک" (داغ ہے۔ گناہ کا بھی ایک داغ ہے۔ اپنی کمزوری اور گناہ کا ایک) "سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے۔" فرمایا کہ "صغائر سہل انگاری سے کبائر ہو جاتے ہیں۔ (اگر چھوٹی چھوٹی غلطیاں ہیں، گناہ ہیں۔ انسان سمجھتا ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ کوئی پرواہ نہیں کی، سستی دکھائی۔ ان کو ٹھیک کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر پوری طرح عمل نہ کیا اور ان سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار نہ کیا تو کیا ہوگا؟ یہ سستیاں پھر بڑے گناہ بن جاتے ہیں)۔ فرمایا "صغائر وہی داغ چھوٹا ہے جو بڑھ کر آخر کار کُل منہ کو سیاہ کر دیتا ہے۔" یہ چھوٹے گناہ ہی ہیں جو بڑے گناہ بنتے ہیں اور پھر انسان کو سیاہ کر دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کے اس خاص ماحول میں اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق تقویٰ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم حضرت مسیح موعود کی جماعت کے وہ افراد بنیں جو ہر قسم کی برائیوں سے بچنے والے اور خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے اپنے ہر عمل کو ڈھالنے والے ہوں اور اس مہینے سے ایسے پاک ہو کر نکلیں اور نیکیوں پر ایسے قائم ہوں کہ ہماری چھوڑی ہوئی برائیاں یا چھوٹی ہوئی برائیاں پھر دوبارہ کبھی عود کر کے نہ آئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

نماز کے بعد میں دو جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ حاضر ہے جو مکرمہ طاہرہ حمید صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحمید صاحب مرحوم کاونٹری یوکے کا ہے۔ 8 جون کو ایک لمبی علالت کے بعد 60 سال کی عمر میں وفات پا گئیں (-)۔ ان کا تعلق جہلم پاکستان سے تھا۔ 2001ء میں یوکے آئیں۔ نیک خاتون تھیں۔ نمازوں کی پابند، خلافت سے عقیدت کا تعلق تھا۔ بچوں کی بھی صحیح رنگ میں تربیت کی۔ جماعت سے وابستہ رکھا اور خاص طور پر نمازوں کا خیال رکھنے والی تھیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ بھی تھیں۔ ان کے لواحقین میں ان کی والدہ کے علاوہ ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور لواحقین کو بھی صبر عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ غائب ہے جو مکرم حمید احمد صاحب شہید ابن مکرم شریف احمد صاحب ضلع اٹک کا ہے۔ مکرم حمید احمد صاحب ابن مکرم شریف احمد صاحب کی عمر 63 سال تھی۔ اٹک میں رہتے تھے۔ ان کو مخالفین احمدیت نے 4 جون کو دوپہر اڑھائی بجے ان کے گھر کے باہر فائرنگ کر کے شہید کر دیا (-)۔ تفصیلات کے مطابق 4/جون کو مکرم حمید صاحب نماز ظہر ادا کرنے کے بعد (بیت) سے گھر واپس آئے اور گھر کے گیٹ پر آ کر موٹر سائیکل کا ہارن بجایا۔ ان کی بیٹی گھر کا دروازہ، باہر کا گیٹ کھولنے کے لئے آ رہی تھیں کہ اس دوران نامعلوم حملہ آور آئے اور حمید صاحب پر انتہائی قریب سے فائرنگ کر دی اور موقع سے فرار ہو گئے۔ حمید صاحب کو ایک گولی لگی جو چہرے کے دائیں جانب سے لگی اور سر کے پیچھے سے باہر نکل گئی۔ گولی لگنے کے نتیجہ میں حمید صاحب موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ (-)۔

ان کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے دادا مکرم میاں محمد علی صاحب آف لویری والا ضلع گوجرانوالہ کے ذریعہ سے ہوا تھا جنہوں نے 1923ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دست مبارک پر بیعت کی تھی اور شہید مرحوم 15 مئی 1953ء کو لویری والا ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے تھے۔ پھر ایف اے تک تعلیم وہیں انہوں نے حاصل کی۔ پھر سنجوال فیکٹری اٹک میں ملازمت اختیار کی۔ دوران ملازمت شہید نے گریجوایشن مکمل کیا اور ساتھ ساتھ DHMS کا کورس بھی کیا۔ ہومیوپیتھی کی پریکٹس بھی کرتے تھے۔ 26 سال سروس کرنے کے بعد شہید مرحوم نے ریٹائرمنٹ لے لی اور پھر اٹک شہر میں ہومیو پیتھک کلینک کھولا۔ مرحوم کی شادی 1982ء میں محترمہ امۃ الکریم صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب سے ہوئی تھی جو ربوہ کے تھے۔ ان کی دکان ربوہ کلاتھ سٹور کے نام سے مشہور تھی۔ ان کی بھی وفات چار سال قبل ہو گئی تھی۔ بیمار تھیں۔ مرحومہ گورنمنٹ کالج اٹک میں بطور لیکچرر کام کر رہی تھیں۔ شہید مرحوم بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ دعوۃ الی اللہ، مہمان نوازی، ہمدردی، غریبوں کی مدد، عہدیداران کی اطاعت بڑے نمایاں وصف تھے۔ بڑے فعال داعی الی اللہ تھے۔ لازمی چندہ جات کی ادائیگی اور دیگر تمام مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ سنجوال فیکٹری میں ملازمت کے دوران اپنے ایک ساتھی کی بیعت کروائی جس کے بعد اس شخص کی ساری فیملی بھی جماعت میں شامل ہو گئی۔ اس طرح ایک خاندان کے نو افراد نے بیعت کی جس پر فیکٹری میں ان کی مخالفت بھی شروع ہو گئی۔ شہید مرحوم گورنمنٹ کی طرف سے الاٹ شدہ کوارٹر میں رہتے تھے۔ مخالفین نے ان کے گھر پر پتھراؤ پر بھی کیا۔ آخر کار فیکٹری کی انتظامیہ نے حمید صاحب اور ان کے ساتھی نومبائع کا سنجوال فیکٹری سے واہ فیکٹری ضلع راولپنڈی تبادلہ کر دیا۔ شہید مرحوم کو کچھ عرصہ سے مخالفت کا سامنا تھا۔ جنوری 2015ء میں ایک شرپسند نے (بیت) اٹک اور ان کے کلینک کو آگ لگانے کی کوشش کی تھی۔ بہرحال چوکیدار کے بروقت آ جانے پر وہ شخص بھاگ گیا۔ اس واقعہ کے دو روز بعد اس شرپسند نے دوبارہ ان کے کلینک کو آگ لگانے کی کوشش کی اور موقع پر پکڑا گیا۔ بعد میں پولیس کے حوالہ کر دیا گیا۔

ان کے بیٹے نوید احمد صاحب یہاں ہیں۔ وہ والد کے جنازے پہ جا نہیں سکے۔ کہتے ہیں کہ میرے والد خلافت کی اطاعت کرنے والے انسان تھے۔ بڑے دلیر انسان تھے۔ دعوت الی اللہ کرنے والے تھے۔ پنجوقتہ نمازیں کو خود بھی پڑھتے تھے اور ہمیں بھی تلقین کرتے تھے۔ قرآن کریم کی تلاوت روزانہ کرتے اور اس کی تلقین کرتے۔ یہاں بھی کئی دفعہ جلسہ پر آ چکے تھے اور ہمیشہ یہ کوشش ہوتی تھی کہ (بیت) فضل میں آ کے اپنی نمازیں باجماعت ادا کریں۔ ان کی چھوٹی بیٹی سلمہ نزہت کہتی ہیں کہ والد صاحب دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے تھے اور ہر تحریک پر لبیک کہتے تھے۔ شہادت سے تقریباً ہفتہ پہلے یہی کہتے تھے کہ بیٹی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے اور پھر ساتھ ہی نیکیوں کی تلقین بھی کیا کرتے تھے اور ان کی ایک بیٹی فصاحت حمید صاحبہ ہیں وہ کہتی ہیں ایک خوبی یہ تھی کہ جمعہ کا خطبہ جو یہاں سے لائیو سنا جاتا تھا اس کی ریکارڈنگ کر کے، آڈیو ریکارڈنگ کر کے واٹس ایپ (WhatsApp) پر پھر دوستوں کو بھجوایا کرتے تھے۔

ان کے دوسرے بیٹے سعید احمد صاحب ہیں ان کا بھی یہی کہنا ہے۔ وہی خصوصیات ساروں نے لکھی ہیں انتہائی نیک اور نیکیوں کی تلقین کرنے والے، جرأت مند اور دعوت الی اللہ کرنے والے تھے۔ پاکستان کے حالات میں دعوت الی اللہ بڑا مشکل کام ہے۔ ظہور احمد صاحب جو ہمارے پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں ہیں، مربی ہیں ان کے یہ بہنوئی تھے اور یہ بھی یہی لکھتے ہیں کہ جماعتی ذمہ داریوں کو بڑی محنت اور دیانت داری سے ادا کرتے تھے۔ زیادہ سے زیادہ وقت نکال کر جماعت کی خدمت کی کوشش کرتے تھے۔ ہر تحریک پر حصہ لینے والے، بچوں کو بھی خلافت اور جماعت کے ساتھ پختہ تعلق رکھنے کی تلقین کرنے والے تہجد گزار، نیک، لمبی دعائیں کرنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کا بھی حافظ و ناصر ہو۔ وہاں بہرحال ان کے بچوں کو بھی خطرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی حفاظت میں رکھے اور اپنے باپ کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

رزلٹ آغا خان بورڈ 2016ء اور احمدی طلبہ کی کامیابیاں

آغا خان بورڈ نے کلاس نہم، دہم، فرسٹ ائیر اور سیکنڈ ائیر کے سالانہ امتحان 2016ء کے رزلٹ کا اعلان کر دیا ہے۔ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے نظارت تعلیم کے تحت ربوہ کے تعلیمی ادارہ جات کے طلباء و طالبات نے امسال درج ذیل نمایاں پوزیشنز حاصل کیں۔

پاکستان لیول پر حاصل کردہ پوزیشنز

میٹرک لیول پر

☆ عزیزہ مریم احسان طالبہ نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول نے پاکستان بھر میں مجموعی طور پر تھرڈ پوزیشن حاصل کی جبکہ میٹرک (سائنس گروپ) میں اول پوزیشن حاصل کی۔

☆ عزیزہ شہلا تنویر طالبہ مریم صدیقہ ہائیر سیکنڈری سکول نے پاکستان بھر میں مجموعی طور پر تھرڈ پوزیشن حاصل کی۔

گزشتہ دو سال (2014ء اور 2015ء) میں میٹرک میں مجموعی طور پر ایک ایک پوزیشن حاصل ہوئی تھی جبکہ امسال 2016ء میں کل دو پوزیشنز حاصل ہوئی ہیں۔

انٹرمیڈیٹ لیول پر

☆ عزیزہ ہادیہ لیاقت نصرت جہاں گرلز کالج نے انٹرمیڈیٹ (پری انجینئرنگ گروپ) پاکستان بھر میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔

☆ عزیزم عبدالمنان طالب علم نصرت جہاں بوائز کالج نے انٹرمیڈیٹ (سائنس جنرل گروپ) پاکستان بھر میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔

☆ عزیزم فواد احمد باجوہ طالب علم نصرت جہاں بوائز کالج نے انٹرمیڈیٹ (سائنس جنرل گروپ) پاکستان بھر میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔

☆ عزیزہ شب نور طالبہ نصرت جہاں گرلز کالج نے انٹرمیڈیٹ (سائنس جنرل گروپ) پاکستان بھر میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔

انٹرمیڈیٹ میں سال 2014ء میں کوئی پوزیشن نہیں تھی، سال 2015ء میں تین پوزیشنز حاصل ہوئی تھیں جبکہ امسال 2016ء میں کل 5 پوزیشنز حاصل ہوئیں۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ یہ رزلٹ طلباء و طالبات، والدین، اساتذہ اور ادارہ جات کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے، اور آئندہ مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(نظارت تعلیم)

باسکٹ بال کورٹ و فضل عمر ہیلتھ کلب کا افتتاح

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو باسکٹ بال کورٹ و فضل عمر ہیلتھ کلب کی افتتاحی تقریب مورخہ 13 جولائی 2016ء کو بعد از نماز مغرب ناصر سپورٹس کمپلیکس ربوہ کے لان میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم مشہود احمد ذیشان صاحب نائب صدر دوم خدام الاحمدیہ پاکستان نے رپورٹ پیش کی۔ جس میں بتایا کہ کچھ عرصہ سے ربوہ میں باسکٹ بال کے معیاری کورٹ کی کمی محسوس ہو رہی تھی۔ اس لئے ناصر سپورٹس کمپلیکس میں ایک معیاری باسکٹ بال کورٹ بنانے کا فیصلہ کیا گیا اور اس تجویز کو مجلس صحت کو بھجوایا گیا جن کی طرف سے حوصلہ افزائی کے ساتھ مالی معاونت بھی ہوئی۔ اس کورٹ کی تعمیر کا آغاز مارچ 2015ء میں ہوا۔ اور اس کی تکمیل اپریل 2015ء میں ہوئی۔ اس کورٹ کی تعمیر میں اس بات کا خاص خیال رکھا گیا کہ اس کی سطح میں پھسلن نہ ہو اور کھیلنے والے کھلاڑیوں کو کسی قسم کی مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اسی طرح اس کورٹ میں پہلی مرتبہ پولز پر فائبر گلاس کا استعمال کیا گیا ہے۔ نیز یہاں پر کوچنگ کا بھی انتظام ہے۔

اسی طرح ناصر سپورٹس کمپلیکس میں 2005ء سے ربوہ کے خدام کو فضل عمر ہیلتھ کلب کی سہولت بھی میسر ہے۔ تاہم خدام کی تعداد میں اضافہ کے باعث اس کلب کی تعمیر نو اور تزئین و آرائش کا پروگرام بنایا گیا۔ جس کے مطابق فضل عمر ہیلتھ کلب کے ہال کی از سر نو تعمیر کا آغاز جنوری 2016ء میں ہوا۔ اس کی تعمیر و تزئین چھ ماہ میں مکمل ہوئی۔ تعمیر نو سے قبل فضل عمر ہیلتھ کلب کی پیمائش 630 مربع فٹ تھی۔ جبکہ تعمیر نو کے بعد اس کلب کا پھیلاؤ 3294 مربع فٹ ہو گیا ہے۔ گرمیوں میں ماحول کو نسبتاً خوشگوار رکھنے کیلئے سپیشل ائیر کولر کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ اس جم میں پہلی مرتبہ ٹریڈ ملز (رننگ مشین) رکھی گئی ہیں نیز LED ٹی وی اور ساؤنڈ سسٹم بھی لگایا گیا ہے۔

بعد ازاں مہمان خصوصی مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب صدر مجلس صحت نے اختتامی کلمات کہے اور دعا کروائی۔ آخر پر تمام مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

ضرورت خواتین اساتذہ

نظارت تعلیم کو اپنے ادارہ جات کیلئے خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔ درج ذیل قابلیت رکھنے والی خواتین درخواست دینے کی اہل ہوں گی۔

1۔ تعلیمی قابلیت: ایف ایس سی، بی اے، بی ایس سی، ایم اے۔

2۔ مضامین: انگلش، فائن آرٹس، سائنس۔

3۔ کم از کم تجربہ: پرائمری کلاسز کو پڑھانے کا ایک سالہ تجربہ۔

درخواست دینے کیلئے اپنی تمام تعلیمی اسناد اور شناختی کارڈ کی نقول نظارت تعلیم کے شائع شدہ ملازمت کے فارم پر صدر/ امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جمع کروائیں۔ نظارت تعلیم کے شائع شدہ فارم پر مکمل کوائف نہ ہونے کی صورت میں درخواست پر کارروائی نہ کی جائے گی۔ درخواست فارم نظارت تعلیم ربوہ سے یا ویب سائٹ سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ (نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

مکرم شیخ طاہر احمد نصیر صاحب سیکرٹری تصنیف و اشاعت کراچی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ امۃ العزیز بشریٰ صاحبہ مورخہ 11 جون 2016ء کو بعمر 71 سال کراچی میں انتقال کر گئیں۔ آسٹریلیا سے ان کے بچوں کی آمد کے بعد مورخہ 15 جون کو بعد از نماز فجر بیت العزیز عزیز آباد کراچی میں مکرم محمد نسیم تبسم صاحب مربی سلسلہ کراچی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور باغ احمد کراچی میں تدفین کے بعد مکرم قریشی محمود احمد صاحب سیکرٹری امور عامہ کراچی نے دعا کروائی۔ مرحومہ کی پیدائش قادیان میں ہوئی۔ اپنے خاوند کے ساتھ وفا کے ساتھ زندگی گزاری اور بچوں کی اعلیٰ تربیت کی۔ آپ لجنہ کراچی کے پروگرامز میں بڑھ چڑھ کر شامل ہوتیں اور علمی مقابلہ جات میں حصہ لیتیں۔ مقابلہ تقریر انگریزی میں کراچی کی نمائندگی کا موقع بھی ملا۔ آپ مکرم چوہدری عبدالمجید طالب صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل (1935ء تا 1945ء) کی بیٹی اور مکرم شیخ محمد لطیف صاحب ابن حضرت شیخ صاحب دین صاحب ڈھینگرہ رفیق حضرت مسیح موعود کی بہو تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں میرے علاوہ تین بیٹے مکرم شیخ منظور احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید کینبرا آسٹریلیا، مکرم شیخ منصور احمد صاحب جنرل سیکرٹری کراچی، مکرم شیخ کامران احمد صاحب سیکرٹری تعلیم کینبرا آسٹریلیا، دو بیٹیاں مکرمہ روحی طاہر صاحبہ اہلیہ مکرم طاہر احمد صاحب مقیم برطانیہ اور مکرمہ سعدیہ مجاہد صاحبہ اہلیہ مکرم سید مجاہد توحید بلخی صاحب آف کراچی شامل ہیں۔

مرحومہ کی وفات پر اندرون و بیرون ملک سے بڑی تعداد میں احباب نے ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا۔ بذریعہ روزنامہ الفضل ہم تمام احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے غم کی اس گھڑی میں ہمدردی کا اظہار اور ہمیں حوصلہ دیا۔ اللہ تعالیٰ بہتر جزا عطا فرمائے نیز درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

نماز برائیوں سے روکتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نماز برائیوں سے روکتی ہے تو اس سے پہلے فرمایا کہ اَقِمِ الصَّلٰوۃ کہ نماز کو اس کی تمام شرائط کے ساتھ ادا کرو۔ جب نمازیں اپنی شرائط کے ساتھ ادا کی جائیں گی تو پھر بے حیائیوں اور بری باتوں سے روکیں گی۔ نماز کی بہت سی شرائط ہیں۔ وضو کرنا، پاک صاف ہونا، مردوں کے لئے (بیت الذکر) میں آ کر نماز پڑھنا، خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہونا۔ آنحضرتؐ نے اس بارہ میں ایک انتہائی اہم بات کی طرف توجہ دلائی اور وہ یہ کہ جب تم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو تو یہ خیال ہو کہ تم خدا کو دیکھ رہے ہو یا کم از کم اتنا ہو کہ یہ خیال رہے کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ وہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے جو میرے دل اور دماغ کے اندرونے حصے تک، گہرائی تک واقف ہے۔ کوئی خیال میرے دل میں نہیں آتا لیکن میرا خدا اس سے پہلے اس خیال کا علم رکھتا ہے۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جس کو کبھی دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ اس خدا کو پتہ ہے کہ کون سی نماز خالص ہو کر خدا تعالیٰ کی خاطر اور اپنے نفسوں کو پاک کرنے کے لئے پڑھی جا رہی ہے اور کون سی نماز صرف دکھاوے کی خاطر پڑھی جا رہی ہے۔ پس جو نمازیں خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی خاطر پڑھی جائیں وہی مقبول نمازیں ہیں۔ وہی ایسی نمازیں ہیں جو دلوں کی صفائی کرتی ہیں۔ وہی ایسی نمازیں ہیں جو بے حیائیوں سے روکتی ہیں۔ پس احمدی جب نماز پڑھے تو ایسی نماز کی تلاش کرے“۔

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء

مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

ہومیو پیتھک ادویات و علاج کیلئے با اعتماد نام

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ

ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ☆ راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک

0333-9797797 ☆ 0333-9797798

047-6211399 ☆ 047-6212399

سبز پھلیاں

دنیا بھر میں سیم اور مٹر جیسی سبز لمبی پھلیوں (Green Beans) کی 130 قسمیں پائی جاتی ہیں۔ جنہیں دو اہم حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک وہ جو جھاڑیوں کی صورت میں اگتی ہیں اور دوسری وہ جن کی بیل لٹکتی ہے۔ امریکا میں 1836ء سے پہلے سبز پھلیوں کی کاشت شروع نہیں ہوئی تھی۔ بازار میں جب سبز پھلی خریدنے کیلئے آپ جائیں تو چمکدار سبز پھلیوں کو ترجیح دیں، جن کی سختی برقرار ہو۔ اس قسم کی پوری پھلی بیج سمیت کھانے کے قابل ہوتی ہے اور آپ اسے کچی حالت میں بھی کھا سکتے ہیں اور چاہیں تو پکا کر بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ سبز پھلیوں میں لوٹین اور بیٹا کیروٹین جیسے مختلف اقسام کے Carotenoids پائے جاتے ہیں۔ ان میں Quercetin کی طرح کے فلیو نوئڈز بھی ہوتے ہیں جو دل اور اس کی شریانوں کو صحت مند رکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں سبز پھلیاں سیلیکون (Silicon) کے حصول کا بھی اہم ذریعہ ہیں۔ جس سے ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں اور جسم میں جوڑنے والے ٹشوز کی افزائش میں معاونت کرتے ہیں۔ سبز پھلیوں سے جسم کا مدافعتی نظام طاقتور ہوتا ہے اور ضرر رساں فری ریڈیکلز کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ غذائیت سے بھری ان پھلیوں میں آنکھوں اور ہڈیوں کو صحت مند رکھنے والی خوبیاں بھی ہوتی ہیں، جبکہ ہاضمے کا نظام بھی مناسب طور پر کام کرنے کے قابل رہتا ہے۔ سبز پھلیوں میں وٹامن C، وٹامن K، مینگا نیز، غذائی ریشے، فولیٹ، مولب ڈینم، میگنیشیم، آئرن اور نباتات میں پائی جانے والی مختلف غذائیتیں مثلاً کیروٹو نوئڈز، فلیو نوئڈز اور مینگانیز کی بہتات ہوتی ہے۔

(اخبار جہاں 25 اپریل 2016ء)

ربوہ میں بارشوں کا سلسلہ

ربوہ میں 18،17،16 جولائی کو علی الصبح بارش ہوئی جس سے ربوہ اور اس کے ارد گرد موسم خوشگوار ہو گیا۔ درجہ حرارت تو کم ہو گیا ہے لیکن دن کو حبس کی کیفیت جاری ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق بارشوں کا یہ سلسلہ کچھ روز تک جاری رہے گا۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دیں۔

Home Tutors Available

اگر آپ کے بچے پڑھائی میں کمزور ہیں تو ہوم ٹیوشن کیلئے ٹیچرز کیلئے رابطہ کریں۔ نرسری سے میٹرک F.A/ F.Sc اے۔ او۔ لیول وغیرہ

رابطہ نمبر لاہور: 0333-4433884

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

ملٹی لنکس انٹرنیشنل کارگو کوریئر
یادگار روڈ۔ ربوہ
دنیا کے تمام ممالک میں پارسل اور قیمتی دستاویزات بذریعہ DHL اور FedEx مناسب ریٹس
نعیم احمد شاہد:
0321-7918563,0333-2163419
047-6213567,6213767

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

الحمید جدید ہومیو سٹور
معیاری جرمن فرانس ادویات دیگر سامان ہومیوپیتھی
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم اے)
فون: 047-6211510
0344-7801578
سراج مارکیٹ ربوہ

ثروت ہوزری سٹور
لوکل و امپورٹڈ جرسی، سویٹر، تولیہ، بنیان، جراب، رومال، اور ٹراؤزر، شرٹ کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
کارنر جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
Ph:0412627489,03007988298

ہوزری کی دنیا میں بلند مقام ہے
لائل پور۔ فیصل آباد کا پرانا نام ہے
لائل پور ہوزری سٹور
کارنر جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
طالب دعا: چوہدری منور احمد ساہی 0412619421:

SERVICE LIKE NEVER BEFORE
HOOVERS WORLD WIDE EXPRESS
کوریئر اینڈ کارگو سروس
لاہور کے بعد اب راولپنڈی، اسلام آباد اور مضافات میں بھی سروس کا آغاز
UK، جرمنی، یورپ، امریکہ، کینیڈا اور پوری دنیا میں کبھی بھی سامان و کاغذات بھجوانے کے لئے رابطہ کریں۔ آپ کی ایک فون کال پر پک کی سہولت فراہم کی جائے گی۔
جلسہ اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکیجز
بلال احمد انصاری
0423-7428400,051-4341232
0321-4866677,0333-6708024
(ان نمبرز کے علاوہ کسی نمبر پر رابطہ کیا گیا تو کمپنی ذمہ دار نہ ہوگی)
لاہور آفس ایڈریس: دکان نمبر PMA,24-25 ٹریڈ سنٹر بالمقابل کیمپ جیل فیروز پور روڈ لاہور
راولپنڈی و اسلام آباد آفس ایڈریس:۔ دکان نمبر B3۔ پیرس پلازہ مین ڈبل روڈ سیکٹر II خیابان سرسید نزد گرلز کالج راولپنڈی

ربوہ میں طلوع و غروب و موسم 19 جولائی

طلوع فجر	3:39
طلوع آفتاب	5:13
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	7:16
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	35 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	26 سنٹی گریڈ

بارش کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

19 جولائی 2016ء

6:15 am	حضور انور کے اعزاز میں پارلیمنٹ نیوزی لینڈ میں استقبالیہ تقریب
9:55 am	لقاء العرب
12:00 pm	گلشن وقف نو
2:00 pm	سوال و جواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ 15 جولائی 2016ء (سندھی ترجمہ)

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

ٹاپ برانڈز / ڈیزائنرز ورائٹی دستیاب ہے
انصاف کلاتھ ہاؤس
Men Women Kids
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
البشیر پیج جیولرز
میاں شاہد اسلام
+92 047 6214510
+92 333 6709546
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

Education Concern
Study Abroad
Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.
IELTS™
iTEP Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages ICOL
Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Visa
→ Apeel Cases
→ Visit / Business Visa.
→ Family Settlement Visa.
→ Supper Visa for Canada.
Education Concern
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310 / 35177124 / 0302-8411770/0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے عمدہ، دلکش اور حسین زیورات کا مرکز
امین جیولرز
دکان: 0476213213
موبائل: 0333-5497411
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science / Engineering / Management
Medicine / Economics / Humanities
Get 18 Months Job Search Time After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
- Intermediate with above 60%
- A-Level Students
- Bachelor Students with min 70%
- Students awaiting result can also apply

Consultancy + Admission Assistance + Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: 0049 7940 5035030 (Monday-Friday), Fax: 0049 7940 5035031
Web: www.erfolgteam.com , E-mail: info@erfolgteam.com

FR-10